پنتیسویں تقریب تقسیم اسناد

پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ پشاور

بتاریخ ۱۱ر اکتوبر ۱۹۸۳ء

پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ کی پنتیسویں تقریب تقسیم اسناد بتاریخ ۱۱ر اکتوبر ۱۹۸۳ء کو منعقد ہوئی اس موقع پر جناب لیفٹیننٹ جنرل فضلِ حق، گورنر صوبہ سرحد مہمانِ خصوصی تھے۔ جنہوں نے تربیت یافتہ افسران میں ڈگریاں، تمغے اور انعامات تقسیم کیے۔

اس تقریب کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ تلاوت کے بعد جناب محمود اقبال شیخ ڈائرکٹر جنرل پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ نے خطبۂ استقبالیہ پیش کیا، جو مندرجہ ذیل ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں مہمانِ خصوصی جناب لیفٹیننٹ جنرل فضلِ حق، گورنر صوبہ سرحد کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود اس تقریب میں شمولیت کے لئے وقت نکال کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔ جنگلات کی نشو ونما کے لئے مہمانِ گرامی کے والہانہ لگاؤ سے ہم سب بخوبی واقف ہیں۔ ہمیں یقین محکم ہے کہ اس سلسلہ میں کی جانے والی آپ کی مخلصانہ کوششیں انشاء اللہ ضرور بار آور ہوں گی۔ جنگلات کی افزائش اور دیکھ بھال کے بارے میں صوبۂ سرحد جو دوررس کردار ادا کر رہا ہے، اُس کے پسِ پردہ جناب گورنر کی دُور اندیش نگاہ کارفرما ہے۔ اور ایک ایسی شخصیت کا آج ہمارے درمیان ہونا ہمارے لئے باعثِ اطمینان اور مسرت ہے۔

جنابِ والا! موجودہ ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک میں توانائی کا مسئلہ اہم ترین حیثیت کا حامل ہے۔ اور خاص کر پاکستان جیسے ملک کے لئے جہاں سالانہ زرمبادلہ کی کثیر رقم صرف تیل اور

پٹرول حاصل کرنے کے لئے خرچ کی جاتی ہے۔ یہ مسئلہ انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔ نیز اس بوجھ میں دن بہ دن اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم کہاں تک اس بوجھ کو اٹھا سکیں گے؟ ظاہر ہے زیادہ عرصہ تک نہیں۔ جبکہ قدرتی گیس، تیل اور کوئلہ ہماری ضروریات کا صرف ۱۳ فیصد حصہ ہیں۔ اور باقی ماندہ ۸۷ فیصد توانائی کا دارومدار لکڑی پر ہے۔ کھانا پکانے اور تاپنے کے لئے ہمارے دیہات کی ۹۰ فیصد آبادی کا انحصار صرف لکڑی پر ہے۔ توانائی کے مختلف ذرائع میں صرف جنگل ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جو بار بار اُگایا اور استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس تحفہ کو اگر دنیا کے کسی خطے میں اُگانے کی انتہائی ضرورت ہے، تو وہ پاکستان ہے۔ یہاں کے ریگستان بے آب وگیاہ اور پہاڑوں پر تمام تر نباتات جن میں درخت، جھاڑیاں اور گھاس پھوس شامل ہیں، آہستہ آہستہ روبہ تنزّل ہیں اور ایندھن، عمارتی لکڑی اور جانوروں کے لئے چراگاہیں ناپید ہوتے جارہے ہیں۔

جنابِ والا! آجکل تمام دنیا میں اور بالخصوص اُن ممالک میں جہاں درختوں کی کمی واقع ہوچکی ہے مختلف قسم کے اجتماعی پروگرام جیساکہ سوشل فارسٹری، کمیونٹی فارسٹری، ایگروفارسٹری اور AGRO SILVO PASTORAL FORESTRY وغیرہ کا بہت ہی چرچا ہے۔ ان تمام کوششوں کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ موجودہ توانائی کے بحران کے پیشِ نظر عوام اور بالخصوص کسانوں کو تربیت دی جاسکے، کہ وُہ زیادہ سے زیادہ درخت مزروعہ وغیر مزروعہ زمینوں پر لگا کر نہ صرف معاشی فائدہ حاصل کریں بلکہ ملک میں ایندھن کی قلّت کو دُور کرنے میں مددگار ثابت ہوں۔ صوبہ سرحد، پنجاب و سندھ کے کسانوں کی زمینوں پر تحقیقی پلاٹ لگا کر اُن کو درختوں کی افادیت سے روشناس کروایا گیا ہے۔ خاص طور پر صوبہ سرحد کے کسانوں نے پاپلر کے درختوں کو اپنا کر ثابت کر دیا ہے کہ وہ معاشرتی جنگل بانی (SOCIAL FORESTRY) کے پروگرام کے سلسلہ میں تمام دنیا کے لئے ایک نمونہ اور مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جن افراد نے یہ کام چارسدّہ، مردان اور نوشہرہ کے علاقوں میں دیکھا ہے، وہ میری رائے سے بھرپور اتفاق کریں گے۔ جن غیر ملکی ماہرین نے بھی اِن علاقوں کو دیکھا ہے، اسے بے حد سراہا ہے حکومتِ پاکستان کی اَنتھک کوششوں اور خدا کے فضل وکرم سے اس سلسلہ میں ایک جامع کام شروع کیا جارہا ہے اور عوام کے نمائندے اور فارسٹر خاطرخواہ تربیّت حاصل کرسکیں گے۔ جس کے لئے یہ ادارہ ماضی کی طرح اب بھی انشاءاللہ تعلیم وتحقیق کے میدان میں اپنا بھرپور کردار ادا کرے گا۔

موجودہ دَور میں تمام دنیا زرعی زمینوں سے بھرپور فائدہ حاصل کرنے کے بعد اب ریگستانوں

کو سرسبز اور شاداب بنانے کی فکر میں ہے ۔ اس ضمن میں پہلا قدم صحراؤں کی اڑتی ہوئی ریت کو زیر کرنے کا ہے ۔ جہاں پر ریت کے چلتے پھرتے پہاڑ شاداب زرعی زمینوں کو اپنی لپیٹ میں لے رہے ہیں اور طریقۂ کار یہی ہے کہ ان ٹیلوں پر نباتات بکثرت اگائی جائیں ۔ ہمارے تجربات اس سلسلہ میں بہت ہی حوصلہ افزا ثابت ہوئے اور یہاں پر موجود تمام جنگل بانوں کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنا کچھ قیمتی وقت نکال کر تھل کے صحراؤں میں کئے جانے والے تجربات کا ایک نظر جائزہ لیں اور اس کام سے استفادہ کریں ۔

جناب والا ! دوسرے تحقیقاتی اداروں کی طرح ہماری ریسرچ صرف لیبارٹری تک محدود نہیں بلکہ وسیع و عریض رقبہ پر پھیلی ہوئی ہے ۔ مثال کے طور پر صوبہ بلوچستان میں جونیپر کے جنگلات میں قدرتی پیداوار کی کمی کے باعث پودے لگانے کا کامیاب تجربہ کیا جا چکا ہے ۔ اور عمر رسیدہ درختوں کو بیماری سے بچانے کے لئے سینکڑوں ہیکٹر پر مشتمل کام کیا گیا ہے ۔ چیڑھ کے درختوں سے زیادہ سے زیادہ مقدار میں گندہ بروزہ حاصل کرنے کے لئے نو سال سے مسلسل تجربات نے یہ ثابت کیا ہے کہ گندہ بروزہ کی پیداوار دگنی کی جا سکتی ہے ۔ اور اسی تجربے کی روشنی میں صوبائی محکموں نے اپنے معمول کے پروگرام میں ضروری ردّ و بدل کر کے کام شروع کر دیا ہے ۔ آب گیر رقبوں کی افادیت اور مناسب دیکھ بھال ہم سب پر بخوبی عیاں ہے ۔ محکمہ جنگلات صوبہ سرحد نے آپ کی سرپرستی میں اس سلسلے کو بطور احسن سرانجام دیا ہے یہ بے نظیر کام جو اب بین الاقوامی شہرت حاصل کر چکا ہے ، ہمارے ادارے کیلئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور ہمارے تجربات کا مرکز ہے ۔ FAO کے ماہرین کی مدد سے آب گیر رقبوں کی دیکھ بھال کے لئے اعلیٰ تعلیم و تحقیق کے لئے بھی پروگرام بن چکا ہے ۔

یہ ادارہ نہ صرف نت نئی اقسام کے تیزی سے بڑھنے والے درختوں پر پوری توجہ دے رہا ہے اور محکموں کو نئی اقسام سے روشناس کرا رہا ہے ۔ بلکہ نرسریوں اور بڑے درختوں پر مصنوعی کھاد کے اثر کا تجربہ بھی کیا جا رہا ہے تاکہ لکڑی کی فراہمی میں زیادہ عرصہ انتظار نہ کرنا پڑے ۔ اچھی نسل کے درخت اگانے کے لئے اعلیٰ بیج اوّلین قدم ہے ۔ اس لئے نرسری تیار کرنے سے پہلے ایسے درختوں کی نشاندہی کی جاتی ہے ۔ جو ہر لحاظ سے بہتر اور موزوں ہیں ۔ ان درختوں سے بیج اکٹھا کر کے دوسرے اداروں کو تقسیم کیا جاتا ہے ۔ تاکہ پیداواری صلاحیت بڑھ سکے ۔ ہر سال کئی کلوگرام اچھی قسم کا بیج اور انواع و اقسام کے پودے مختلف محکموں اور سرکاری و نیم سرکاری اداروں میں تقسیم کئے جاتے ہیں ۔ تیزی سے بڑھنے والے درختوں کے علاوہ اچھی چراگاہیں بھی بہت اہمیت کی حامل ہیں ۔ ان چراگاہوں

میں اچھی نسل اور زود ہضم گھاس اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ایسی گھاس کو پیدا کرنے کے کامیاب تجربے کئے جا چکے ہیں۔ اور گھاس کو کھاد دے کر اس سے اضافی پیداوار حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

جنگلات اور جنگلی جانوروں کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ چونکہ جنگلات میں کمی کے ساتھ ساتھ مختلف اقسام کے جنگلی جانور بھی ناپید ہوتے جا رہے ہیں۔ لہٰذا مختلف علاقوں میں ان جانوروں کی تعداد، اُن کی خوراک اور ماحول کا بغور جائزہ بھی لیا جا رہا ہے۔ تاکہ انہیں کُلی طور پر ختم ہونے سے روکا جا سکے۔

جنابِ والا! لکڑی کے بحران پر قابو پانے کے لئے جہاں زیادہ سے زیادہ درخت لگانے کی از حد ضرورت ہے۔ وہاں لکڑی کے دیرپا استعمال اور ناقص لکڑی کا بہتر استعمال بھی اس کمی کو کافی حد تک دُور کر سکتا ہے۔ ہمارے ماہرین نے پاپلر، یوکلپٹس اور بھان وغیرہ کی ضائع جانے والی لکڑی کو یکجا کر کے بہتر استعمال کے کامیاب تجربات کئے ہیں۔ FAO کی مدد سے حال ہی میں کاغذ اور کاغذ کے گودے کی لیبارٹری بھی جدید خطوط پر استوار کی جا چکی ہے اور GTZ جو کہ ایک جرمن ادارہ ہے، درختوں کی کٹائی اور بہتر استعمال کے سلسلے میں اپنی فنی صلاحیتوں سے مستفید کر رہا ہے۔ جہاں نباتات کو مناسب ماحول اور حالات میسّر آتے ہیں۔ وہاں کیڑے مکوڑوں اور پھپھوندی وغیرہ کو بھی پلنے پھولنے کے یکساں مواقع فراہم ہوتے ہیں۔ ان کے سدِّباب کے لئے بھی ہمارے ماہرین تجربات میں سرگرمِ عمل ہیں۔ کیل کے پتّے خور (DEFOLIATOR) کیڑے نے پچھلے دو سالوں میں پنجاب اور آزاد کشمیر کے جنگلوں میں جو تباہی مچا دی تھی، وہ کافی حد تک نہایت کامیابی سے زیر کر لی گئی اور اُمید ہے کہ اس وباء سے ماضی قریب میں جلد چھٹکارا حاصل کر لیا جائے۔ اس غرض سے کہ جنگلات سے تعلق رکھنے والے محکمے ہماری تحقیق سے بروقت فائدہ اٹھا سکیں۔ یہ ادارہ جو بھی تحقیقاتی کام کرتا ہے، اسے عام فہم مقالوں کی شکل میں تمام صوبائی محکموں کو پہنچا دیا جاتا ہے۔

جنابِ والا! آج کی اس تقریب کی وساطت سے کامیاب ہونے والے طلباء اپنی دو سالہ تربیت مکمل کر چکے ہیں۔ آنے والے دن ان کے لئے نئی زندگی اور نئے دَور کا مژدہ ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ وہ یہاں پر دی گئی تربیّت اور تعلیم سے پُورا پُورا فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے ملک کو جنگلی پیداوار میں خود کفیل کرنے کے لئے پوری جد و جہد کریں گے۔

عزیز طلباء! اگرچہ توانائی کے موجودہ بحران پر قابو پانا ایک بہت مشکل کام ہے، لیکن ناممکن نہیں۔ حکومت کو آپ سے توقعات وابستہ ہیں۔ مجھے کامل یقین ہے کہ آپ اپنے ملک میں توانائی

کے ضیاع اور اس کی کمی کو پورا کرنے کے لئے اپنا کردار خوش اسلوبی سے ادا کریں گے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ کامیابی سے ہم کنار کرے اور آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین!

پاکستان پائندہ باد۔

خطبۂ استقبالیہ کے بعد راجہ بہادر علی خان ڈائریکٹر فارسٹ ایجوکیشن پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ نے اپنی سالانہ رپورٹ اِن الفاظ میں پیش کی:

سَالانہ رپورٹ

راجہ بہادر علی خان ، ڈائریکٹر فارسٹ ایجوکیشن

برموقع پنتیسویں پاسنگ آؤٹ تقریب، پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ پشاور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

محترم مہمانِ خصوصی، مہمانانِ گرامی، معزز خواتین و حضرات !

میں بصد افتخار و مسرّت آپ کو اور دیگر مہمانِ گرامی کو خوش آمدید کہتا ہوں کہ جنہوں نے شرکت فرماکر آج کی تقریب کو رونق بخشی ہے۔

پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ جو کہ اپنی نوعیّت کا واحد ادارہ ہے، ۱۹۴۷ء میں معرضِ وجود میں آیا تھا۔ اس ادارے میں آج تک پنتیس کورس مکمل ہو چکے ہیں۔ جن میں ۳۵۵ طلباء ڈی ایف او اور ۷۰۰ طلباء رینجر کورس، جو کہ علی الترتیب ایم ایس سی اور بی ایس سی لیول کورس ہیں، مکمل کر چکے ہیں۔ اِن میں ۴۵ بیرونی ممالک کے طلباء بھی شامل ہیں۔ باقی تمام پاکستانی طلباء ہیں۔ جو سوائے چند ایک کے صوبائی محکمہ جنگلات میں اہم خدمات انجام دے رہے ہیں۔

یہاں یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ ہم صرف اُن طلباء کو تربیّت دیتے ہیں، جو صوبائی محکمے اپنی ضروریات کے مطابق بھرتی کرکے ہمارے پاس بھیج دیتے ہیں۔ چونکہ صوبائی محکموں کی ضروریات محدود ہیں

اس لئے ہمارے پاس صرف ایک محدود تعداد کو ہی تربیّت دینے کی سہولتیں موجود ہیں ۔ یہ طلباء تربیّت مکمل کرنے کے فوراً بعد اپنے متعلقہ محکمے میں ملازمت کرنے کے پابند ہوتے ہیں ۔ ان کے تمام تعلیمی اخراجات متعلقہ محکمے برداشت کرتے ہیں ۔ حال ہی میں صوبہ سرحد اور بلوچستان نے وظیفہ کی بجائے ہر طالب علم کو دورانِ تربیّت اس کی بنیادی تنخواہ دینے کا فیصلہ کیا ہے ۔ صوبہ پنجاب پہلے سے ہی دے رہا ہے ۔ اس طرح بی ایس سی کو سکیل نمبر ۱۶ اور ایم ایس سی کو سکیل نمبر ۱۷ کی بنیادی تنخواہ ملتی ہے ۔ اُمید ہے کہ باقی صوبے اور ادارے بھی وظیفہ کی بجائے بنیادی تنخواہ کی منظوری دیں گے ۔ تاکہ تمام طلباء کو ایک معیار پر رکھا جا سکے ۔

گزشتہ سال میں نے پاکستان میں جنگلات کی بے حد کمی اور توانائی کی شدید قلّت کے مدِّ نظر محکمۂ جنگلات کی توسیع اور ایک یونیورسٹی آف فارسٹری کی ابتداء پر غور کرنے کی تجویز پیش کی تھی ۔ یونیورسٹی تو نہیں بن سکی مگر سالِ رواں میں جنگلات کی تعلیم و توسیع کے لئے کچھ اہم اقدامات کئے گئے ہیں ۔
اس سلسلے میں ۱۴ ملین روپے کی ایک سکیم حکومت کو بھیجی گئی ہے ۔ اس سکیم کے تحت مزید ہوسٹل تعمیر کرنا ، مزید تدریسی عملہ بھرتی کرنا اور ضروری سازوسامان خریدنا مطلوب ہے ۔ یہ سکیم منظوری کے آخری مراحل میں پہنچ چکی ہے ۔ اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے بعد ہم کالج میں طلباء کی تعداد بڑھا سکیں گے اور مزید ہمہ وقتی سٹاف بھرتی کر کے معیارِ تعلیم کو بہتر بنا سکیں گے ۔

اس سکیم کے علاوہ سالِ رواں میں سلیبس کو موجودہ دَور کے تقاضوں کے مطابق بنانے اور تدریسی عمل میں اہم تبدیلیاں کرنے کی ایک تجویز صوبائی سربراہانِ جنگلات کو معائنے کے لئے بھیجی گئی ہے ۔ اس تجویز کا مقصد فارسٹر کورس کو ایک سال سے بڑھا کر دو سال کر کے ایف ایس سی کے برابر لانا ، ایم ایس سی فارسٹری میں داخلہ کے لئے بی ایس سی فارسٹری پاس ہونا لازمی قرار دینا اور ایم ایس سی کورس میں اہم تبدیلیاں کر کے مختلف مضامین میں خصوصی تربیت کا اہتمام کرنا وغیرہ شامل ہے ۔ امید ہے کہ صوبائی سربراہانِ جنگلات کے قیمتی مشورے وصول ہونے کے بعد اس تجویز کو آخری شکل دینے کا عمل شروع ہو گا ۔

گزشتہ سال میں نے عرض کیا تھا کہ ہمارے پاس ہمہ وقتی سٹاف کی بے حد کمی ہے ، اور میرے سمیت ہمہ وقتی سٹاف کل پانچ نفوس پر مشتمل ہے ۔ آج بھی پوزیشن وہی ہے ۔ ہمارے پاس اساتذہ کی آسامیاں خالی پڑی ہیں ۔ اساتذہ سوائے صوبائی محکمہ جنگلات کے کہیں سے بھی نہیں مل سکتے ۔ اسلیئے تمام صوبائی محکموں سے تربیتی عملہ بھیجنے کی استدعا کی گئی ہے ۔ مگر ابھی تک کسی صوبے سے بھی کوئی

امید افزا جواب نہیں ملا ہے۔

غالباً کوئی بھی آنے کے لئے رضا مند نہیں ہے۔ چونکہ ہم صوبوں کے بھیجے ہوئے طلباء کی تعلیم و تربیت کرتے ہیں، اس لئے یہ صوبائی محکموں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ بہترین تجربہ کار افسروں کو فارسٹری مضامین پڑھانے کے لئے بھیج دیں۔ تاکہ ان کے ہی طلباء کی بہترین تربیت ہو سکے۔ اس بارے میں افسرانِ مجاز سے درخواست کروں گا کہ وہ فیلڈ آفیسرز کو تدریسی ڈیوٹی کے لئے وہی الاؤنس منظور فرماویں، جو فیلڈ آفیسرز کو ریسرچ کرنے کے لئے منظور ہو چکا ہے۔

فیلڈ ٹریننگ اور مطالعاتی دورے جنگلات کی تربیت کا ایک اہم جزو ہیں۔ ہمارے طلباء نے ہر سال کی طرح فیلڈ ٹریننگ اور وسیع مطالعاتی دورے کئے۔ ملٹری کالج آف انجنیئرنگ رسالپور نے تین ہفتے کے کورس کا بدستور اہتمام کیا، جس کے لئے میں اُن کا مشکور ہوں۔ ہمارے اپنے اسٹاف نے ڈاڈر میں دس دن سروے کا کورس کرایا۔ اس سال وہیکل مین ٹے ننس کا کورس بھی کرا کے ایک پرانی روایت کو پھر سے تازہ کیا۔

سالِ رواں میں پاس آؤٹ ہونے والی کلاس نے خاص طور پر وسیع مطالعاتی دورے کئے۔ کراچی کے ساحلی جنگلوں کا مطالعاتی دورہ کرنے کے بعد نلتر کی چوٹی پر چڑھ کر درختوں کی آخری حد کو چھُوا اور بوجھ پتر کے جنگلات کا مطالعہ کیا۔ خنجراب میں ۱۵۰۰۰ فٹ کی بلندی پر چڑھ کر پاکستان اور چین کی سرحد پر الپائن زون کی چراگاہوں کا نظارہ کیا۔ اور بلوچستان جا کر حبیب اللہ کول مائین میں تین ہزار فٹ گہرائی میں اُتر کر کوئلہ کی نکاسی کا مطالعہ کیا۔ چلاس کے وسیع جنگلات میں پاور روپ وے اور سکائی لائن کے کام سے بھی روشناس ہوئے۔ انجنیئرنگ اور یوٹیلائیزیشن گروپ کے آٹھ طلباء وفاقی جرمنی کے چار ہفتے کے مطالعاتی دورے سے بھی مستفیض ہوئے۔ تمام کورسز مکمل ہونے کے بعد طلباء کو اپنے دو سال کی ٹریننگ اور تعلیمی اہلیّت کو بروئے کار لا کر فارسٹ ورکنگ پلان بنانے کی تربیت مری کے جنگلات میں پانچ ہفتے کے لئے دی گئی۔

چونکہ ہمہ وقتی سٹاف بہت کم ہے۔ اور کل مضامین تین درجن سے بھی زائد ہیں۔ اسلئے سٹاف کی اس بے حد کمی کو ہمارے ادارے کے ریسرچ ورکرز نے حسبِ معمول اپنے مخصوص مضامین پڑھا کر پورا کیا۔

اس کے علاوہ پشاور یونیورسٹی کے ڈیپارٹمنٹ آف پولیٹیکل سائینس، ڈیپارٹمنٹ آف

اسلامیات اور ڈیپارٹمنٹ آف ہسٹری نے پبلک ایڈمنسٹریشن، اسلامیات اور پاکستان سٹڈیز پڑھانے کا اہتمام کیا۔ جس کے لئے میں اُن کا مشکور ہوں۔

سوائیل سروے آف پاکستان کے ایک تجربہ کار افسر نے مری آکر طلباء کو فارسٹ سوائلز کی کی مختلف خصوصیات سے روشناس کرایا، جس کو طلباء نے بہت سراہا۔

اس کے علاوہ تمام مطالعاتی دوروں میں صوبائی محکموں کے افسروں نے ہر قسم کی سہولتیں مہیا کیں۔ اور طلباء کو اپنے تجربے سے مستفیض کیا۔ وہ نہایت ہی قابلِ تعریف تھیں۔ میں اُن کی خدمات کا اعتراف کرتا ہوں اور ان تمام محکموں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جامعہ پشاور نے بھی ہر سال کی طرح اس سال بھرپور تعاون کیا۔ اہتمامِ امتحانات اور نتائج بروقت کیا گیا، جس کی بدولت آج طلباء کو ڈگریوں کے ساتھ رخصت کر رہے ہیں۔ میں جناب وائس چانسلر اور اُن کے سٹاف کا بے حد مشکور ہوں

یہاں یہ ذکر کرنا بھی بے جا نہ ہوگا کہ کلاس روم، فیلڈ ورک اور مطالعاتی دوروں کے علاوہ ہمارے کالج میں علی الصبح جسمانی تربیت اور شام کو کھیلوں پر حاضری بھی ضروری ہوتی ہے۔ ہر کام کے لئے یونیفارم کا پہننا، وقت کی پابندی، قوانین کی پابندی، تربیت کا ایک لازمی جزو ہیں۔ ان غیر تعلیمی مشاغل کے لئے سو نمبر مخصوص ہیں۔ اور ہر طالب علم کی نگرانی کی جاتی ہے۔

آج کی تقریب میں ۲۸ ایم سی سی اور ۱۸ بی ایس سی فارسٹری کے طلباء کو اسناد دی جا رہی ہیں کالج کا نتیجہ سو فیصد رہا۔ غیر ملکی پاس شدہ طلباء میں نو بنگلہ دیشی ہیں۔ باقی طلباء صوبہ سرحد، صوبہ بلوچستان، آزاد کشمیر، پنجاب، سی ڈی اے اور فارسٹ انسٹی ٹیوٹ سے تعلق رکھتے ہیں۔

ایم ایس سی میں آٹھ وہ طلباء بھی شامل ہیں، جنہوں نے پہلی بار فارسٹ انجینئرنگ اور یوٹیلائزیشن کا سپیشل کورس کیا ہے۔ زیر تربیت طلباء میں ہمارے پاس ۲۵ ایم ایس سی اور ۱۴ بی ایس سی کورس میں ہیں۔ آئندہ کورس کے لئے ۵۱ ایم ایس سی اور ۴۷ بی ایس سی میں یعنی کل ۹۸ نشستوں کے لئے صوبائی محکموں کا مطالبہ ہے۔ مگر سہولتوں کی شدید کمی کی وجہ سے ہم آئندہ کورس کے لئے دونوں کلاسوں میں تقریباً ۶۰ طلباء داخل کر سکیں گے۔ اس طرح پرانے طلباء سمیت چاروں کلاسوں میں کل تقریباً سو طلباء ہوں گے۔ حالانکہ ہمارے پاس کل گنجائش صرف ستر طلباء کے لئے ہے۔ صوبوں کی بڑھتی ہوئی مانگ محکمہ جنگلات میں توسیع کی نشاندہی کرتی ہے۔

اس لئے حکام بالا سے استدعا ہے کہ ہماری سکیم کی جلد از جلد منظوری کی طرف توجہ دیں۔ تاکہ سکیم کو عملی جامہ پہنا کر جنگلات کی بڑھتی ہوئی تربیتی ضروریات پوری کر سکیں۔ اگر کسی وجہ سے ہماری سکیم التوا میں ڈالی گئی، تو یہ جنگلات کی تعلیم کے خلاء کو پُر کرنے کے لئے بہت بڑی رکاوٹ ہوگی۔

آخر میں، میں اِن طلباء کو تربیّت مکمل کرنے پر دین و دنیا کی بھرپور کامیاب زندگی کی دُعا کے ساتھ الوداع کہتا ہوں۔ ان کے لئے میری آخری نصیحت یہ ہوگی کہ دل و دماغ کو پاک و صاف رکھ کر اللہ کو حاضر و ناظر جان کر، پوری لگن، محنت، ایمانداری اور خدا خوفی کا عملی مظاہرہ کریں مطالعاتی دَوروں اور سوشل سروے میں جو خامیاں مشاہدہ کی ہیں، ان کو دُور کرنے کی کوشش کریں، اور اپنے محکمے کو تمام خامیوں اور آلائشوں سے ممکنہ حد تک پاک و صاف کریں۔ انشاء اللہ دین و دنیا کی کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

پاکستان پائندہ باد

ڈائریکٹر فارسٹ ایجوکیشن کی رپورٹ کے بعد مہمانِ خصوصی جناب لیفٹیننٹ جنرل فضل حق گورنر صوبہ سرحد نے کامیاب طلباء میں ڈگریاں، تمغے اور انعامات تقسیم کئے۔ اور حاضرین سے خطاب فرمایا۔

M. SC. FORESTRY
MERIT LIST 1983

S.No.	Name	Total Marks Out of 3,000	Province/Agency
1.	Mr Shafiq-ur-Rehman Khan	2220	Azad Kashmir
2.	Mr. Nazir Ahmad	2194	Do.
3.	Mr. Faridu-u-Din Ahmad	2107	Bangladesh
4.	Mr. Muhammad Asghar	2080	Azad Kashmir
5.	Mr. Muhammad Hayat	2070	Punjab
6.	Mr. Muhammad Aslam Khan	2061	Do.
7.	Mr. Muhammad Tahir Laeeq	2040	Pakistan Forest Institute, Peshawar.
8.	Mr. Faizul Bari	2029	N.W.F.P.
9.	Mr. Abdul Qayyum Choudhary	2026	Azad Kashmir
10.	Mr. Mumtaz Ahmad	2023	Do.
11.	Mr. Nasim Javed	2019	N.W.F.P.
12.	Mr. Abdul Baten	1975	Bangladesh
13.	MD. Kalim-ud-Din Bhuiyan	1970	Do.
14.	Mr. Abdul Wahab	1954	Do.
15.	Mr. Noor-ul-Haq	1935	N.W.F.P.
16.	Mr. Abdul Khaliq	1863	Bangladesh
17.	Mr. Mahiuddin Ahmed.	1862	Do.
18.	Mr. Nazr-ul-Islam Khan	1824	Do.
19.	MD. Zia-ud-Din	1815	Do.
20.	Mr. Salar Muhmmad	1806	N.W.F.P.
21.	Mr. Abdul Qadeer	1789	Baluchistan
22.	Mr. Ali Hassan	1785	Forest Development Corporation
23.	Mr. Nawaz Rasool	1778	Do.
24.	Mr. Khurshid Anwar	1749	Capital Development Authority.
25.	S.M Siraj-ul-Haq	1737	Bangladesh
26.	Mr. Asaf Jah	1685	Pak. Forest Institute, Pesh.
27.	Mr. Muhammad Idrees Ahmad Khan	1663	Azad Kashmir
28.	Mr. Fida Hussain Khan	1557	Do.

MEDAL RECEIPIENT STUDENTS (1981–83) COURSE

Group photograph with the Governor, N.W.F P. (Centre)
the Inspector General of Forests (Right),
the Director General, Pakistan Forest Institute (Left)
and the Director, Forest Education Division (Left).

B. Sc. Forestry Class
Session 1981–83

Sitting L to R : Maj. Shabir, Maj. S.K. Zafar, Maj. Latif, Lt. Col. Majid, Lt. Col. Nelson, Raja Bahadur Ali Khan (D.F.E.), Brig. Najib Ullah Khan (Comdt), Col. Mazhar, R.M. Ashfaque (R.I.F.), Maj. A. Hamid, Maj. Muzaffar.

Standing 1st Row (L to R) : N. Sub. Alam Din, Nisar Mohammad, Saleem Khan, Taj. Mohammad, Niaz Ali, Mohammad Hamid, Sajjad Ahmad, Tariq Moin, Zahid Qureshi, Tauhidul Haque, Mohammad Wazir, Shafqat Hussain.

Standing 2nd Row (L to R): Ghulam Haider, Gul Hussain, Azhar Ali, Mohammad Younas, Mohammad Siddique, Mohammad Naseer, Abdul Rehman.

M. Sc. FORESTRY CLASS
SESSION 1981 – 83

Siting L to R: – Maj. Shabir, Maj. S.K. Zafar, Maj. Latif, Lt. Col. Majid, Lt. Col. Nelson, Raja Bahadar Ali Khan (D.F.E.) Brig. Najib Ullah Khan, Col. Mazhar, R. M. Ashfaque (R.I.F.), Maj. A. Hamid, Maj. Muzaffar (Comdt).

Standing 1st Row: – N. Sub Alam Din, Mohammad Hayat, Ali Hussan, Tahir Laeeq, Fida Hussain Khan, Mumtaz Ahmad, Abdul Qayyum, Abdul Qadeer Baluch, Khurshid Anwar, Idrees Ahmad, R.M. Asghar.

2nd Row: – Arif Jah, Faridud-Din Ahmad, Nazrul Islam Khan, Md. Abdul Khaleque, Abdul Wahab, Akona Md. Kalim Uddin Bhuiyan, Abdul Baten, Md. Ziauddin, S.M. Siraj-ul-Haque, Noor-ul-Haque.

3rd Row: – Naseem Javed, Md. Aslam, Mahiuddin Ahmed, Faizul Bari, Khawaja Nazir, Shafiq-ur-Rehman Khan Salar Mohammad, Nawaz Rasool.

B. SC. FORESTRY
MERIT LIST 1983

S.No.	Name	Tota Marks Outof 3,000	Province/Agency
1.	Mr. Muhammad Siddique Khan	1939	N.W.F.P.
2.	Mr. Taj Muhammad	1914	Baluchistan
3.	Mr. Gul Hussain Shah	1893	Azad Kashmir
4.	Mr. Niaz Ali	1852	N.W.F.P.
5.	Mr. Muhammad Younis	1822	Do.
6.	Mr. Abdur Rehman	1795	Azad Kashmir
7.	Mr. Sajjad Ahmed	1770	Do.
8.	Khawaja Shafqat Hussain	1744	Do.
9.	Mr. Nisar Muhammad	1723	N.W F.P.
10.	Mr. Saleem Khan.	1706	Do.
11.	Mr. Azhar Ali Khan	1696	Do.
12.	Syed Tariq Moin	1676	Azad Kashmir
13.	Mr. Muhammad Naseer	1613	Do.
14.	Mr. Tauheed-ul-Haq	1611	N.W.F.P.
15.	Mr. Ghulam Haider Khan	1552	N.W.F.P.
16	Mr. Muhammad Wazir Khan	1443	Do.
17.	Mr. Muhammad Hamid Khan	1420	Do.
18.	Mr. Muhammad Zahid Qureshi	1386	Do.

ACADEMIC PRIZES M. SC.

1.	Gold Medal First in Class.	Mr. Shafiq-ur-Rehman Khan
2.	Gold Medal Best Practical Forester.	Mr. Shafiq-ur-Rehman Khan
3.	Silver Medal Working Plan.	Mr. Shafiq-ur-Rehman Khan
4.	Silver Medal First in Forestry Subjects.	Mr. Shafiq-ur-Rehman Khan
5.	Silver Medal First in Watershed Management.	Mr. Faiz-ul-Bari
6.	Bronze Medal First in Subsidiary Subjects.	Khawaja Nazir Ahmad.

* * * * * *

ACADEMIC PRIZES B. SC.

1.	Gold Medal First in Class.	Mr. Muhammad Siddiq Khan
2.	Gold Medal Best Practical Forester.	Mr. Muhammad Siddiq Khan
3.	Silver Medal First in Watershed Management.	Mr. Muhammad Siddiq Khan
4.	Bronze Medal First in Subsidiary Subjects.	Mr. Muhammad Siddiq Khan
5.	Silver Medal First in Silviculture.	Mr. Gul Hussain Shah
6.	Silver Medal First in Forestry Subjects.	Mr. Niaz Ali

* * * * * *

خطاب

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

ڈائریکٹر جنرل صاحب ! پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ ،

ڈائریکٹر فارسٹ ایجوکیشن ، عزیز طلبہ ! اور معزّز خواتین و حضرات !

السّلام علیکم ! پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ کی پینتیسویں سالانہ پاسنگ آؤٹ میں شرکت میرے لئے باعثِ مسرت ہے ۔ فارسٹ انسٹی ٹیوٹ ملک کا واحد ادارہ ہے جو جنگلات پر تحقیق اور تعلیم میں مصروف ہے ۔ جبکہ جنگلات توانائی کا ایک اہم اور قیمتی ذریعہ ہیں ۔ اس وقت دنیا توانائی کے بحران سے دوچار ہے ۔ پاکستان میں بھی توانائی کا حصول مشکل ترین ہوگیا ہے ۔ مثال کے طور پر ۱۹۷۳ء میں تیل کی درآمد پر زرمبادلہ کا خرچ پینسٹھ کروڑ روپیہ تھا ، جو اَب بڑھ کر بیس ارب روپے ہوگیا ہے ۔ جس سے آپ اندازہ لگالیں کہ ہمیں توانائی کے موجودہ ذرائع کی اہمیت کس قدر ہے اور نئے ذرائع کی تلاش کس قدر ضروری ہے ۔

توانائی کے دیگر ذرائع مثلاً شمسی اور ایٹمی توانائی کی دریافت اور ایجاد کے باوجود جنگلات کی اہمیت متاثر نہیں ہوئی ہے ۔ کیونکہ جنگلات خدا تعالیٰ کا ایسا عطیّہ ہیں ، جو نہ صرف بآسانی دستیاب ہیں بلکہ اگر ان کی کٹائی اور بحالی میں مناسب توازن پیدا کردیا جائے تو یہ ہمیشہ ہمیشہ انسان کا ساتھ دے سکتے ہیں ۔ ماہرین کی رائے کے مطابق کسی ملک کی متوازن معیشت کے لئے لازمی ہے کہ اس کا بیس فیصد علاقہ جنگلات سے ڈھکا ہونا چاہیئے ۔ بدقسمتی سے ہمارے ملک میں ۵ء۴ فیصد رقبہ پر جنگلات ہیں ۔ اس لئے ہمیں اس قدرتی وسیلہ کی ترقی و ترویج پر غور و فکر کرنے کی اشد ضرورت ہے ۔ موجودہ حکومت کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ توانائی کے اس اہم وسیلہ یعنی جنگلات کی اگر ایک طرف حفاظت کی جائے تو دوسری جانب نئے علاقوں میں زیادہ سے زیادہ شجرکاری کی جائے ۔ نئے جنگلات اُگانے اور شجرکاری کے فروغ کے لئے حکومت نے کئی منصوبے شروع کر رکھے ہیں ۔ اِن

سکیموں میں آب گیر رقبوں کی اصلاح اوران پر شجر کاری ، کاغان میں INTENSIVE
MANAGEMENT کی سکیم اور سوشل فارسٹری کی سکیمیں قابلِ ذکر ہیں ۔ سوشل فارسٹری سکیم دراصل ایک ایسی " درخت اُگاؤ مہم " ہے ، جس میں عوام کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل کرکے اُن میں ایسا جذبہ پیدا کیا جاتا ہے کہ وہ از خود درخت لگانے میں بھرپور دلچسپی لیں ۔

یاد رکھیں کہ درخت لگانا صرف حکومت ہی کا کام نہیں بلکہ یہ ہر شہری کی ذمہ داری ہے ۔ ہمارے اردگرد یعنی گھروں ، سکولوں ، ہسپتالوں اور کھیتوں میں اور نہروں اور سڑکوں کے کناروں پر بیشمار جگہیں خالی پڑی ہیں ۔ یہ ہم سب کا قومی فرض ہے کہ ہم ایسی تمام جگہوں پر پودے لگائیں ۔ پودے لگانے کی سکیم کو زیادہ مؤثر اور کامیاب بنانے کے لئے حکومت ہر سال دو دفعہ بہار میں اور مون سون کے موسم کے وقت قلمیں تقسیم کرتی ہے ، جو بہت کم قیمت پر دستیاب ہوتی ہیں ۔ آپ کو چاہیئے کہ ان موسموں میں زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں ۔

حال ہی میں حکومت نے شجر کاری میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے افراد اور تنظیموں کی حوصلہ افزائی کے لئے صدارتی انعامات تقسیم کئے ہیں ۔ اس کا مقصد یہی تھا کہ یونیورسٹیوں اور سکولوں کے طلبہ میں درخت لگانے اور اُن کی حفاظت کا رُجحان پیدا ہو ۔

توانائی بہم پہنچانے کے علاوہ ہمارے ملک کے لئے جنگلات ایک اور وجہ سے بھی بہت اہمیت اختیار کر گئے ہیں اور وہ ہے ہمارے واٹر شیڈ یا آب گیر رقبے ۔ اگر ان آب گیر رقبوں کو جلد از جلد پودوں اور درختوں سے نہ ڈھکا گیا تو تمام مٹی بہہ کر ہمارے نہری اور آبی ذخائر کو بھر دے گی ۔ اور پھر نہ سیلابوں پر قابو پایا جاسکے گا اور نہ بجلی پیدا کی جاسکے گی ۔ ان آب گیر رقبوں پر درخت لگانے کی ایک سکیم پچھلے دس سال سے نافذ ہے اور ایک اور سکیم پر غور ہو رہا ہے ۔ اس طرح گزارہ جنگلات کے بہتر بندوبست کے لئے گزارہ سوسائٹیاں قائم کی گئی ہیں ۔ جن کی کامیابی کا تمام تر دارومدار عوام کے تعاون پر ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ عوام حکومت کا ہاتھ بٹائیں گے اور گزارہ جنگلات کو نہ صرف تباہی سے بچائیں گے بلکہ اُن کو بہتر سے بہتر بنائیں گے ۔

دنیا بھر میں حیاتیات کے مختلف شعبوں میں ریسرچ جاری ہے ۔ ہمارے ملک میں جنگلات پر تحقیق کو بہ نظرِ خاص دیکھنا چاہیئے ۔ کیونکہ ہم اس قدرتی وسیلہ میں بہت پیچھے ہیں ۔ پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ جنگلات کی تحقیق پر چھتیس سال سے مصروفِ کار ہے ۔ میرے نزدیک اِس

وقت قابلِ توجّہ مسائل یہ ہیں :۔

۱۔ ریگستانی عمل کو روکنے کے لئے مناسب پودوں کی جانچ پڑتال۔

۲۔ بہترین درختوں کے SEED ORCHARDS کا قیام۔ تاکہ ان سے اچھا بیج حاصل کیا جا سکے۔

۳۔ شجر کاری پر زیادہ سے زیادہ توجّہ۔

۴۔ سوشل فارسٹری یا فلاحی شجر کاری کی ترقی و ترویج۔

مجھے یقین ہے کہ ڈائریکٹر جنرل صاحب اپنے مستقبل کے تحقیقی پروگرام میں ان نکات کو مدّنظر رکھیں گے۔ اس سلسلے میں حکومت ہر قسم کا تعاون کرنے کے لئے تیار ہے۔

تحقیق کے ساتھ ساتھ جنگلات کی تعلیم بھی نہایت ضروری ہے۔ ڈائریکٹر فارسٹری ایجوکیشن کی رپورٹ اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ وہ جنگلات کی تعلیم کو ملک میں زیادہ سے زیادہ وسیع کرنا چاہتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ اُن کی پیش کردہ تعلیمی سکیم جلد منظور ہو جائے گی۔ انہوں نے تدریسی عملے کی کمی کا ذکر بھی کیا۔ حکومت اِس طرف ضرور توجّہ دے گی۔

میں آخر میں عزیز طلبہ سے مخاطب ہوتا ہوں۔ اب وہ زمانہ گزر گیا کہ افسر بند کمروں میں پنکھوں کے نیچے بیٹھا کرتے تھے اور باقی سب کام اُن کے کارندے سرانجام دیا کرتے تھے۔ اب افسروں کو اپنے کارکنوں کے ساتھ مل کر کام کرنا ہوگا۔ بلکہ فیلڈ میں اُن کو آگے ہونا چاہیئے۔ یاد رکھیں! افسر قوم اور عوام کے خدمت گزار ہوتے ہیں۔ آپ عوام کے مسائل میں گہری دلچسپی لیں اور اُن کے ماحول میں جاکر اُن کی مشکلات سے آگاہ رہیں۔ آپ اپنی کسی سکیم میں کامیاب نہیں ہو سکتے، جب تک آپ کو عوام کا تعاون حاصل نہ ہو۔

عزیز طلبہ! آپ کو دو سال تک حکومت نے تعلیم و تربیت کے زیور سے آراستہ کیا اور پاکستان کے قریباً ہر شہر میں جاکر وہاں کے جنگلات کے درپیش مسائل سے آگاہ کرایا۔ قوم کو آپ سے بڑی امیدیں ہیں۔ آپ اپنے اِس فرضِ منصبی سے کوتاہی نہ کریں۔ اگر آپ پوری دیانتداری اور لگن سے کام کریں گے تو وہ دن دُور نہیں جب پورا پاکستان سرسبز و شاداب ہو جائے گا۔

(پاکستان پائندہ باد)

اس جلسے کی کارروائی کا اختتام اظہارِ تشکّر سے ہوا جو کہ جناب وہاج الدّین احمد کرمانی انسپکٹر جنرل آف فارسٹ، گورنمنٹ آف پاکستان اسلام آباد نے پیش کیا۔ جو حسبِ ذیل ہے :۔

اظہارِ تشکّر

(وہاج الدین احمد کرمانی، انسپکٹر جنرل فارسٹ)

گرامیٔ قدر جناب گورنر صاحب، ڈائریکٹر جنرل صاحب، معزز خواتین و حضرات!

ایسی تقاریب میں رسمی طور پر شکریہ ادا کرنا ایک فرض تصوّر کیا جاتا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں اور باور کر سکیں تو میں عرض کروں کہ میں رسم ادا کرنے حاضر نہیں ہوا۔ مجھے فخر ہے کہ موجودہ دورِ حکومت میں آج پہلی مرتبہ گورنر صوبہ سرحد نے اس تقریب تقسیم اسناد کی صدارت فرمائی ہے۔ میں نے خصوصی طور پر اس تقریب کے لئے گورنر محترم کی خدمت میں دعوت کی پیش کش اس لئے کی تھی کہ میری نظر میں ماضی قریب میں صوبے میں جنگلات کی ترویج و ترقی پر کسی دوسرے نے اس قدر توجہ نہ دی تھی، جس قدر آپ نے دی ہے۔ مجھے ایک کیبنٹ میٹنگ میں جناب والا نے دعوت دی تھی اور اُس وقت میں آپ کی روشن خیالی اور دلچسپی جس کا آپ نے مظاہرہ کیا اُس سے بے حد متاثر ہوا۔ زندگی اور ملازمت کے جس دَور میں اس وقت داخل ہُوا ہوں، اُس کی بناء پر کہہ سکتا ہوں کہ میں نے ایسی قیادت کم دیکھی۔ یہ وجہ تھی، یا اجازت ہو تو یوں عرض کروں کہ آپ سے یہ عقیدت پیدا ہوئی جس کی بناء پر آپ کو یہاں تشریف لانے کی زحمت دی گئی۔ چنانچہ آپ کا شکریہ ادا کرنا میرے لئے رسمی کام نہیں بلکہ اظہارِ تشکّر میں قدر و منزلت شامل ہیں اور چاہتا ہوں کہ ہدیۂ خلوص قبول فرمائیں۔

جناب والا کی تقریر میں چند اہم نکات ہیں جن پر ہماری قوم کو سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے اور جو فکر و عمل کی دعوت آپ نے دی ہے اس کو سراہنا چاہیئے۔ اس کرّۂ ارض میں ماحولیات کی اہمیت گزشتہ چند سال میں دنیا والوں نے جانی پہچانی ہے جس کو گہری نظر سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ انسان ہی نے آگ لگائی اور اب پانی کے لئے دوڑ رہا ہے۔ حق تعالیٰ نے اس کائنات میں جو کچھ پیدا کیا، اسی اشرف المخلوقات کے لئے بنایا اور فرما دیا کہ

"انہوں نے ہر شئے کو انسان کیلئے مسخّر کر دیا۔" حتیٰ کہ چاند تارے بھی، نباتات، حیوانات، معدنیات غرض کہ تمام اللہ کی نعمتیں انسان کی فلاح اور بہبودی کے لئے ایک خاص نظام کے تحت پیدا

کی گئیں ۔ اس نظام میں مخل ہونے کا نتیجہ انسان کی تباہی و بربادی ہے۔ لیکن اسی نظام سے خوش اسلوبی کے ساتھ فائدہ اٹھانا انسان کی فلاح و بہبود کا باعث ہوتا ہے ۔ آپ کی تقریر کا لُبِ لباب یہی ہے۔ مجھے امید ہے کہ ہمارے ہم وطن آپ کے مشورے پر عمل پیرا ہوں گے ۔ خصوصاً یہ حضرات جن کو ان خدمات کو انجام دینے کے لئے اس ادارہ نے تربیّت سے آراستہ کیا اور جو آج کامیابی کے ساتھ اس ادارہ سے رخصت ہو رہے ہیں ۔

میں اپنی جانب سے فارغ التحصیل ہونے والے طلباء کو ان کی کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں ، اور امید کرتا ہوں کہ وہ اس ادارہ میں حاصل کردہ تربیّت سے پُورا فائدہ اٹھاتے ہوئے اخلاق ، فن اور مہارت کی اعلیٰ اقدار پر عمل پیرا ہوں گے بلکہ اس معیار کو بلند تر کرنے کی سعی کرتے رہیں گے۔

میرے نوجوان عزیز و یہ مقام حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ :-

تو خاک میں مِل اور آگ میں جل
جب خشت بنے تب کام چلے
اِن خام دِلوں کے عنصر پر
بنیاد نہ رکھ ، تعمیر نہ کر

خواتین و حضرات ان الفاظ کے ساتھ ایک مرتبہ پھر میں آپ کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

سالانہ کھیلوں کی رپورٹ

سالانہ کھیلوں کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ کھیلوں کے انچارج آفیسر راجہ محمد اشفاق نے مندرجہ ذیل رپورٹ پیش کی :-

معزز مہمان خصوصی جناب وائس چانسلر صاحب، ڈائریکٹر جنرل صاحب، ڈائریکٹرز صاحبان، میرے مہربان ساتھی اور عزیز طلباء، خواتین و حضرات، السلام علیکم !

آج ۳۵ ویں سالانہ کھیلوں کے مقابلے اختتام پذیر ہوئے ہیں جو گزشتہ ایک ہفتے سے جاری تھے۔ اس موقعے پر میں مہمانِ خصوصی جناب ڈاکٹر رشید احمد خان طاہر خیلی وائس چانسلر پشاور یونیورسٹی کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود ہمیں شرف بخشا اور ہماری اس چھوٹی سی پروقار تقریب کی خوشیوں کو دوبالا کیا۔

گو کہ ہمارے کھیلوں کا معیار وہ نہیں ہے جو کہ دوسرے کالجوں میں پایا جاتا ہے۔ مگر اس حقیقت کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے کہ ہمارے طلباء پر کورس لوڈ بہت زیادہ ہوتا ہے اور ہر ٹرم میں تقریباً سات سے دس عدد مضامین پاس کرنے ہوتے ہیں۔ ایسے حالات میں کھیلوں کے معیار کو برقرار رکھنا بہت مشکل کام ہے۔ بہر صورت یہ حقیقت واضح ہے کہ اتنے سارے کورسز کو پاس کرنے کے لئے ایک تندرست دماغ کی اشد ضرورت ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ شام کے کھیل اور صبح کی جسمانی ورزش اس کالج میں لازمی ہے اور مجھے خوشی ہے کہ سو فیصد طالب علم اپنی صحت کو مزید بہتر بنا کر یہاں سے فارغ التحصیل ہوتے ہیں۔ گزشتہ ہفتہ کے دوران کھیلوں کے جو مقابلے ہوئے ان میں نمایاں خصوصیت کا حامل محدود اوورز کا کرکٹ میچ تھا جو ڈائریکٹر جنرل اور ڈائریکٹر فارسٹ ایجوکیشن الیون کے مابین کھیلا گیا جو ڈائریکٹر جنرل الیون نے دو وکٹ کے نقصان پر جیت لیا۔ آئندہ کرکٹ میچ وائس چانسلر الیون کے ساتھ ہوگا جس کی تفصیلات ڈائریکٹر جنرل صاحب طے کریں گے۔

اپنی مدد آپ کے تحت ہمارے طلباء کا کردار نمایاں خصوصیت کا حامل رہا ہے۔ ایم ایس سی

فارسٹری کے سال ۸۳ - ۱۹۸۱ اور ۸۴ - ۱۹۸۲ء کورسز کے طلباء نے ذاتی عطیّات سے اپنے ہاسٹل کیلئے رنگین ٹیلی ویژن خریدا اور ٹینس کورٹس کے ۳۵ سالہ لکڑی کے پوسٹ کی بجائے لوہے کے پائپ کے پوسٹ لگوائے گئے۔ البتہ ٹینس کورٹس کے پردوں کے لئے ڈائریکٹر فارسٹ ایجوکیشن صاحب نے وعدہ کیا ہے ڈائریکٹر جنرل صاحب سے درخواست ہے کہ موجودہ والی بال، باسکٹ بال اور ٹینس کورٹس کے میدانوں کو سمنٹ کورٹس میں تبدیل کرنے کے لئے توجّہ فرمائی جائے۔ اس کے علاوہ طلباء کے ذاتی اسپورٹس فنڈز سے کھیلوں کا مختلف سامان خریدا گیا جس کی مالیت دس ہزار روپے سے زائد تھی۔

میں اپنے عزیز طلباء کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ۲۴ ستمبر کو امتحان ختم ہونے پر کھیلوں کے مقابلے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور ساتھ ہی ساتھ INTERNATIONAL SYMPOSIUM ON BUSTARDS میں سو فیصد حاضری دے کر اپنے اعلیٰ پائے کے ڈسپلن کا ثبوت دیا۔

آخر میں میں مہمانِ خصوصی، ڈائریکٹر جنرل صاحب اور دیگر حاضرین کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس تقریب میں شرکت فرما کر طلباء کی ہمت افزائی کی۔

کھیلوں کی رپورٹ کے بعد مہمانِ خصوصی جناب رشید احمد خان طاہر خیلی وائس چانسلر پشاور یونیورسٹی نے اوّل، دوم آنے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے۔

انعامات کے بعد مہمانِ خصوصی نے حاضرین سے خطاب کیا۔

خطاب

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

ڈائریکٹر جنرل پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ،

معزز خواتین و حضرات!

مجھے آج خوشی ہوئی کہ میں اس تقریب میں آیا اور آپ کی کھیلیں دیکھیں۔ میں مقابلہ میں حصہ لینے والے تمام کھلاڑیوں کو خصوصاً جیتنے والے کھلاڑیوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ آپ کی کھیلیں بڑی منظم تھیں اور آپ سب میں بڑا ڈسپلن تھا اور بہت چاک و چوبند نظر آ رہے تھے۔ جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ جب آپ واپس اپنے محکموں میں جائیں گے تو اپنا کام بخوبی سرانجام دیں گے۔

عزیز طالب علمو! کھیلیں بھی تعلیم کا ایک اہم حصّہ ہیں۔ کھیلیں انسان کی نشو و نما کے لئے خاص طور پر نوجوانوں کی نشو و نما کے لئے بہت ضروری ہیں۔ یہ آپ کی صلاحیتوں کو اُجاگر کرتی ہیں تاکہ آپ زندگی کے مسائل کا باآسانی مقابلہ کرسکیں۔ میں آپ سب کو ایک بار پھر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ڈائریکٹر جنرل صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے اس تقریب میں شرکت کی دعوت دی۔ شکریہ۔

○

SPORTS PRIZES

(1)	Football	Captain	Mr. Abdul Qadeer
(2)	Hockey	,,	Mr. Tahir Laeeq
(3)	Basket Ball	,,	Mr. Muhammad Siddiq
(4)	Valley Ball	,,	Mr. Faiz-ul-Bari
(5)	Cricket	,,	Mr. Nazr-ul-Islam
(6)	Marathon	,,	Mr. Mohammd Wazir Khan

Event	Winner	Runners up
Tennis double	1. Wahab 2. Baten	1. Abdul Khaliq 2. N.I. Khan
Tennis Single	1. Khaliq	1. N.I. Khan
Table Tennis Double	1. Tahir Laeeq 2. N.I. Khan	1. Naseer Zia 2. Shahid
Table Tennis Single	1. Tahir Laeeq	1. Iftikhar
Badminton double	1. Ajmal Rahim 2. Naseer Zia	1. Iftikhar 2. M.A. Basit
Badminton single	1. Mohd Ajmal Rahim	1. A. Khaliq
Carrom double	1. Zahid 2. Riaz	1. Murtaza 2. Shahid
Carrom single	1. Tahir Laeeq	1. Saadat Ali
Chess	1. Kalim-ud-Din	1. Shahid Pervaiz
Draft	1. Azhar	1. Shafiq-ur-Rehman
Relay race	1. Khaliq 2. Mumtaz 3. Basit 4. Naseer	1. Imtiaz 2. Maqsood 3. Khurshid 4. Saadat Ali
800 Meter race	1. Wazir	1. Mehboob
400 meter race	1. Abdul Khalique M.Sc.	1. Mohd Hamid B.Sc.

Event		Winner		Runners up
200 meter race	1.	A. Khalique M. Sc.	1.	Azhar Ali B. Sc.
100 meter race	1.	Azhar B. Sc.	1.	A. Khaliq
3 legged race	1. 2.	Naseer Zia Abdul Basit	1. 2.	Zahid Naseer, B. Sc.
Obstacle race	1.	Tariq Moin B. Sc.	1.	Hamid B. Sc.
Sack race	1.	A. Khaliq	1.	A. Basit
Handicap race	1.	Anwar Ahmad Khan	1.	Raja Zarif
Tug of War. M.Sc. Student VS B. Sc. Student.		M. Sc. Students (Cpt. Malik Hayat)		X
Long Jump	1.	Abdul Khaliq M. Sc.	1.	Md. Naseer B. Sc.
High Jump	1.	Md. Hameed B. Sc.	1.	Imtiaz Ahmad
Javelian throw	1.	Mohd Hamid B. Sc.	1.	Md.. Naseer B. Sc.
Shotput	1.	Bashir Khan	1.	Md. Hameed
Discus throw	1.	Bashir Khan M.Sc.	1.	Mohd Hamid Khan B.Sc.
Staff race	1.	Rs. 15/–Allah Bakhsh	1.	Rs. 10/–Ghulam Mohd
Children race 10	1.	Nadeem Ahmad	1.	Mushtaq Saeed
Children race boys under 5 years.	1.	Asad S/O. Zaman	1.	Md. Ayaz S/O. Raza
Children race Girl under 6 years.	2.	Musarat Jabeen Bangash	2.	Zobia Tenvir
Wheel Barrow Race	1. 2.	Imtiaz Saadat	1. 2.	Mumtaz F. Bari

Event		Winner		Runners up
One legged race	1.	Hashim	1.	Ghulam Mohd.
Highest Scorer in Cricket	1.	Abdul Basit		
Best Bowler	1.	Nazrul Islam		
Umpires	1. 2.	Rajar Afzal		